تنقید و تعارف

شاہ جیؒ کے علمی و تقریری جواہر پارے

مرتب: اعجاز احمد خان سنگھانوی صفحات ۱۵۲
قیمت ڈھائی روپے

ناشر: ادارۂ اشاعت اسلام کے ایسٹ ۱۲ کورنگی کالونی کراچی ۳۱ ——— کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے علمی اور تقریری جواہر پاروں کا مجموعہ ہے۔ ابتدا میں ایک مقدمہ اور ایک سوانحی خاکہ ہے جس سے شاہ جی کے احوال و مقامات پر روشنی پڑتی ہے جس میں شاہ جی کا سیاسی شجرۂ نصب بھی شامل ہے۔ علمی جواہر پاروں کے نام سے وہ لطائف علمیہ اور فرمودات جمع کئے گئے ہیں جن میں شاہ جی نے علمی نکتہ آفرینی کی ہے۔ واقعی بقول حضرت تھانویؒ عطاء اللہ کی باتیں عطاء الٰہی ہوتی ہیں۔ اسکے بعد خطابتی اور تقریری فرمودات چھوٹے چھوٹے جملے اور بول جو اپنے اندر حقیقت کے ساتھ ساتھ ظرافت کا دریا بند کئے ہوئے ہیں۔ آخر میں شاہ جی کے فارسی اردو کلام کا انتخاب بھی شامل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فنِ شعر و شاعری میں بھی انہیں کتنا کمال حاصل تھا۔ چند شعر ملاحظہ ہوں ــــ

سرِ قضاء و قدر ہیں است اے ندیم — پیکان امر حق زکمانِ محمد است
مرغ فکرم ز آشیاں بہ پرید — نالہائے فرید جوبشنید
ہر کہ بہ گفت خواجۂ ما را — ہست او بے گمان یزید پلید
از تیز نگاہ زخم کاری دارم — خونِ جگرم ز مرغ و ماہی خوشتر
یک لحظہ بزیرِ سایۂ قدِ یار — واللہ ز ہزار چترِ شاہی خوشتر

اردو کلام ملاحظہ ہو :ــ

وہ آنکھوں میں موجود اور چشمِ حیراں — ادھر ڈھونڈھتی ہے ادھر ڈھونڈتی ہے۔

اور یہ شعر تو دار و رسن کا ہی عاشق کہہ سکتا تھا ــ

دار کے حقدار کو اور قید سے سالہ ملے — ہائے مشکل آساں ہوتے ہوتے رہ گئی

اور اس شعر میں تو شاہ جیؒ نے پورے قافلۂ حریت کی داستان کھول کر رکھدی جنہوں نے زندگیاں اس راہ میں تج دیں مگر انجام ....

چمن کو اس لئے مالی نے خون سے سینچا تھا — کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں ؟

بعض اشعار کے ساتھ سوالیہ نشان (؟) بے محل معلوم ہوتا ہے۔ جو کتابت کی غلطی ہوگی۔ مولف کتاب سنگھانوی صاحب کی یہ محنت لائق تحسین ہے۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ہر چیز کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔